93

Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور — ٹیلیفون ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ — خاص نمبر ۳۵

لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ روپے — سہ ماہی ۷ روپے — ماہوار ۲ روپے ۸ آنے

یوم سہ شنبہ — ۲۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ ہجری — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۹/۵ — ۳۰ اخاء ۱۳۳۰ ہش — ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء — نمبر ۲۵

مشرقی بنگال کو نمک کی سپلائی میں اضافہ

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے مشرقی بنگال کو مزید ۱۹ لاکھ من نمک بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ واضح رہے کہ مشرقی بنگال کو ہر ماہ جو سات لاکھ من نمک بھیجنے کے پہلے انتظامات کئے گئے ہیں یہ مقدار اس کے علاوہ ہے۔ اس ماہ اب تک ۸ لاکھ من نمک صوبے کو بھیجا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو ۴ لاکھ من ہندوستان سے اور دس لاکھ من بیرونی ملکوں سے درآمد کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اس کے علاوہ ایک اندرونی سکیم بھی زیر عمل ہے۔ جس کی رو سے تجربے کے طور پر مشرقی بنگال میں ہی نمک بنایا جائے گا۔ اس کے لئے ایک خاص افسر بلائے گئے ہیں۔ جو صوبے میں نمک سازی کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ نمک کی سپلائی کے ساتھ اس کی مناسب تقسیم کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے۔ اور مال گاڑی کے ۷۰ ڈبے چاٹ گام اور دیہی علاقوں میں تقسیم نمک کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

آج گراہم رپورٹ پر بحث ہو گی

پیرس ۲۹ اکتوبر۔ ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق آج مسئلہ کشمیر سے متعلق اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر بحث ہو گی۔

اس مخمصہ کو ختم کیجئے

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان کے سابق وزیر قانون ڈاکٹر امبیدکر نے ایک بیان میں حکومت ہندوستان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کشمیر کے مخمصے کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے حکومت ہندوستان کو خواہ مخواہ ۱۰۰ ۳۰ کروڑ روپے سالانہ کا بار برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

انڈونیشی جمہوریہ کے صدر سوئیکارنو کو قتل کرنے اور ان کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی سازش کا انکشاف

جکارتا ۲۹ اکتوبر۔ آج انڈونیشی پارلیمنٹ میں ملک کے مختلف حصوں میں پکڑ دھکڑ اور گرفتاریوں کے مسئلے پر بحث کے دوران میں جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر سکیمان نے انڈونیشی صدر سوئیکارنو کو قتل کرنے اور جمہوریہ کی موجودہ حکومت کا تختہ الٹ کر اس کی جگہ ایک نئی حکومت قائم کرنے کی سازش کے انکشاف کا اعلان کیا۔ آپ نے بتایا کہ اس سازش کے پیچھے کسی بیرونی طاقت کا ہاتھ ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ مغربی جاوا کے مشرقی حصوں میں ڈاکے کی وارداتوں اور مختلف قسم کی لاقانونیوں سے صورت حال سخت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے حکومت کو فوری کارروائی کرنی پڑی

پاکستانی فوجوں کی سالانہ مشترکہ جنگی مشقیں

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ کراچی سے ۳۰ میل کے فاصلے پر پاکستانی فوجیں اپنی سالانہ مشترکہ جنگی مشقیں شروع کر رہی ہیں۔ جن میں پانچ بحری جہاز متعدد ہوائی جہاز اور پاکستان کے جیٹ ہوائی طیارے حصہ لیں گے۔ مشقوں میں کینیڈا، آسٹریلیا اور امریکہ کی نمائندگی وہ طلبہ کریں گے۔ جو ان دنوں کوئٹہ کے سٹاف کالج میں اپنا نصاب مکمل کر رہے ہیں۔

ڈھاکہ ۲۹ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے ڈھاکہ میڈیکل کالج کی توسیع و ترقی کے لئے ۵۰ لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ یہ سارا خرچ مرکزی حکومت خود برداشت کرے گی۔ یہ امداد صوبائی حکومت کی قلیل میعاد کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دی گئی ہے۔

کمانڈر بُراق ناظم الدین سے ملے

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ آج ترکی بحری جہاز "سوالے" کے کمانڈر مسٹر بُراق نے پاکستان کے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے وقت ترکی کے سفیر مسٹر توگل بائی بھی موجود تھے۔ آپ نے کمانڈر اور ان کے رفقاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ کہ قائد ملت کی وفات کے باعث مجوزہ پروگرام کے مطابق ان کا شایان شان خیر مقدم نہیں کیا جا سکا۔ آج ترکی کے جہاز کے افسروں نے پاکستان مشترکہ ہسپتال۔ اس کے شعبہ جراحی۔ زنانہ ہسپتال اور زچہ خانہ کا معائنہ کیا۔

کمانڈر بُراق کی خدمت میں ایک نمونہ کے طور پر ہندو قبحی اور لاہور کی بادشاہی مسجد کا چاندی کا ایک نمونہ "تحفۃً" پیش کیا گیا۔ کمانڈر نے کراچی کے شہریوں کی محبت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہم نے یہاں آ کر اپنے آپ کو قطعاً اجنبی محسوس نہیں کیا

مختصر اور اہم — ۲۹ اکتوبر

— **قاہرہ**۔ آج مصری وزیر خارجہ نے اس امر کا اعلان کیا۔ کہ ان کی حکومت آئندہ سوڈان کے نظم و نسق۔ گورنر جنرل سوڈان اور سوڈان ایجنسی میں ان کے نمائندوں کو تسلیم نہیں کرے گی۔

— **مدراس**۔ آج مدراس اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ۳۱ ارکان کو پارٹی سے نکال دیا گیا۔ اب وہ کانگرس کے خلاف ایک نئے متحدہ جمہوری محاذ میں شریک ہوں گے

— **دمشق**۔ شامی پارلیمنٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی کے صدر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کسی ملک کو بھی اس بات پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ غیر ملکی فوجیں اس علاقہ میں ضرور رہیں

— **ڈیرہ اسمٰعیل خان**: آج یہاں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سرحد نے ایک بیان میں کہا۔ سرکاری افسروں کو انتخابات کے دوران میں قطعی غیر جانبدار رہنا چاہیئے کیونکہ جمہوری اداروں کی کامیابی کا انحصار سراسر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات پر ہی ہوتا ہے۔ آپ نے انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنی نظم و نسق کی سرگرمیوں کو دوچند کر دیں۔ اور تعمیر ملک میں پوری طرح کوشاں ہو جائیں

— **عمان**۔ اردن اور پاکستان میں باہم فوجی وفود کے تبادلہ پر پوری توجہ سے غور کیا جا رہا ہے۔ اور عنقریب عرب لیجن کے فوجی افسروں کو پاکستان کی سرگرمیوں سے واقف رکھنے کے لئے پاکستان پر لیکچر دیئے جائیں گے

— **عمان** ندائے اردن شاہ طلال نے ایک انٹرویو کے دوران میں پاکستان کے حالات میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا اور کہا مجھے یقین ہے۔ کہ پاکستان اسلام کی عظمت کو دوبارہ زندہ کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا۔

نزدیک سے دور سے — ۲۹ اکتوبر

پن من جون: آج پھر یہاں مشترکہ سب کمیٹی کا ۳ گھنٹے تک اجلاس ہوتا رہا۔ لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی اتحادی اس بات پر زور دیتے رہے۔ کہ حد متارکہ جنگ موجودہ محاذ جنگ کے ساتھ ساتھ متعین ہو۔ اور کمیونسٹ اس بات پر اڑے رہے۔ کہ اتحادی فوجیں سارے ۱۵۰ میل لمبے محاذ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ اور بعض جگہوں پر ۱۵-۱۵ میل پیچھے ہٹ جائیں۔

پشاور۔ صوبہ سرحد کے الیکشن کمیشن نے آئندہ عام انتخابات میں ووٹوں کی صندوقچیوں کے سلسلے میں جناح عوامی مسلم لیگ کا رنگ سفید۔ جماعت اسلامی کا بھورا اور اسلام لیگ والوں کے لئے زرد رنگ مقرر کیا ہے۔ سبز رنگ پہلے ہی سے مسلم لیگ کے لئے وقف کیا جا چکا ہے۔

ٹوکیو سان۔ امریکی فوجوں کے چیف آف دی سٹاف نے جو آج کل کوریا میں ہیں اس امر کا اظہار کیا۔ کہ ابھی کوریا میں جنگ بند ہونے کے امکانات ہرگز واضح نہیں ہیں۔ اور ابھی امریکی فوجوں کو کوریا میں کچھ دیر رہنا ہو گا۔

— **ڈھاکہ**: امسال پٹ سن کے لائسنس شدہ زیر کاشت رقبہ میں پچھلے سال کے ابتدائی اندازہ کے مقابلہ میں ۳۹٫۲ فی صدی کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سال یہ رقبہ ۱۸ لاکھ ۴۸ ہزار اور ۹۳۰ ایکڑ ہو گا۔ جبکہ سال ماسبق میں ۱۳ لاکھ ۳۰ ہزار ۳۲۵ ایکڑ تھا۔

— **نیو یارک**: یہودیوں کے نقل وطن کی انجمن کے اعلان کے مطابق شنگھائی میں مقیم دو ہزار یہودیوں کو چینی فوجوں نے جلد از جلد نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔

— **برلن**: مشرقی جرمنی کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں مشرقی و مغربی جرمنی میں بین الاقوامی نگرانی میں عام انتخابات پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

مصری کابینہ سویز میں اپنی پالیسی کے متعلق ایک بیان تیار کر رہی ہے

اسماعیلیہ۔ پورٹ سعید اور سویز میں برطانی فوجوں کی جارحانہ کارروائیاں!

قاہرہ ۲۹ اکتوبر۔ مصری وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اسماعیلیہ۔ پورٹ سعید اور سویز میں برطانی فوجوں نے ۶ جارحانہ کارروائیاں کی ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ کل ایک برطانی فوج نے جانچ پڑتال کرنے والی چوکی پر ایک مصری عورت کو گولی مار کر اڑا دیا۔ آپ نے کہا کہ مصری کابینہ نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ جو سویز سے متعلق مصری حکومت کی پالیسی کے بارے میں ایک بیان تیار کر رہی ہے۔ جسے مصری پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ یہ اجلاس ۱۵ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔

— **قاہرہ**۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مزید برطانی فوجی دستے اور اسلحہ پورٹ سعید پہنچ گیا ہے۔

— **دمشق**۔ کل یہاں شام کی مختلف سیاسی جماعتوں نے برطانیہ کے جارحانہ پالیسی کے خلاف مصری حکومت کی ہر ممکن حمایت کا اعلان کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کروا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
والسلام علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هو النّاصر

اخبار "الرحمت" و عزل خلفاء

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

گذشتہ ایام میں اخبار "الرحمت" میں ایک مضمون "قدوسی" کے اخباری نام کے نیچے شائع ہوا تھا۔ اس میں لکھا گیا تھا کہ اسلام کی رو سے خلیفہ کا عزل جائز ہے۔ چونکہ یہ لکھنے والا احمدی کہلاتا ہے۔ اور چونکہ یہ اخبار جماعت کی طرف منسوب تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اسکی تردید کی جاتی۔ لیکن ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے بار بار توجہ دلانے کے باوجود اس کی تردید نہیں کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی خارجی قسم کے احمدی ہیں۔ ورنہ توجہ دلانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ایک احمدی کی رگِ حمیت اس مضمون کے دیکھتے اور سنتے ہی پھڑک اٹھنی چاہیئے تھی۔ لیکن انہوں نے توجہ دلانے پر بھی مختلف قسم کے بہانے بنانے شروع کر دیئے۔ کہ میں نے فلاں کو یوں کہا ہے اور فلاں کو یوں کہا ہے۔ لیکن تردید نہیں کروائی۔

مضمون دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آجکل کئی نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے صرف احمدیت کا لیبل لگا لیا ہے۔ درحقیقت احمدیت ان کے دل کے کسی گوشہ میں بھی پائی نہیں جاتی وہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کا لیبل لگا لینے سے اللہ تعالیٰ کو دھوکا لگ جائے گا۔ اور وہ فوراً ان کو فردوسِ بریں میں داخل کر دیگا۔ گویا وہ اپنی نابینائی کو اللہ تعالیٰ کے اوپر بھی چسپاں کر دیتے ہیں اس مضمون کے لکھنے والے کو نہ تو یہ معلوم ہے۔ کہ مبائع اور غیر مبائع کا جھگڑا ہی اسی سوال پر پیدا ہوا تھا۔ ... کہ سنی اور خارجی کے جھگڑے کی بنیاد ہی یہی ہے۔ اگر خلیفہ اسلام معزول ہو سکتا تھا۔ تو یقیناً حضرت علیؓ مجرم ہیں۔ کیونکہ ان کی اپنی جماعت کے ایک بڑے حصہ نے کہہ دیا تھا کہ ہم آپکو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ "قدوسی" کی روح کو خوش کرنے کیلئے حضرت علیؓ خلافت چھوڑ دیتے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور ہزاروں ہزار خارجی کو قتل کر کے رکھ دیا اگر خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ تو ان لوگوں کا قصور کیا تھا۔ وہ تو وہی بات کرتے تھے جس کا قرآن نے انکو حق دیا تھا۔ ... کا قتل ہی دوزخی بنا دیتا ہے۔ تو کیا کہیں گے قدوسی صاحب حضرت علیؓ کے متعلق جنہوں نے ہزاروں ہزار ... کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھ دیا دوسری مثال حضرت عثمانؓ کی ہے۔ حضرت عثمانؓ سے بھی باغیوں کا یہی مطالبہ تھا۔ کہ آپ خلافت چھوڑ دیں۔ ہم آپکو معزول کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نرم مزاج ہونے کی وجہ سے تلوار تو نہیں نکالی لیکن خود اپنی جان قربانی کیلئے پیش کر دی۔ اور عزل کا عقیدہ رکھنے والوں کا منہ کالا کر دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے خلافت کی ضرورت کا مسئلہ ثابت کیا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے خلیفہ کے معزول نہ ہونے کا مسئلہ ثابت کیا گویا ابتدائی خلافت راشدہ نے اپنے عمل اور اپنے فیصلہ سے ان مسائل کو حل کر دیا تھا۔ اور پھر ہمارے زمانہ میں آ کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یہ سوال اٹھا۔ اور آپنے فرمایا۔ تم کون ہوتے ہو مجھے معزول کرنے والے؟ گویا ابتدائے اسلام اور ابتدائے احمدیت میں یہ مسئلے زیر بحث آئے لیکن ابتدائے احمدیت میں پیدا ہونے والا ایک احمدی اور صاحب تحریر اتنا جاہل ہے۔ کہ اس کو یہ پتہ ہی نہیں کہ اسلام کی ابتدائی لڑائیاں کیوں ہوئی تھیں۔ اور احمدیت کے ابتدائی جھگڑے کیوں ہوئے تھے۔ اور پھر وہ شوق سے کہتا ہے الحمدللہ میں احمدی ہوں۔ ایسے شخص کو تو یہ کہنا چاہیئے۔ استغفر اللہ میں احمدی ہوں کیونکہ احمدیت کی وجہ سے میں سزا کا مستوجب ہو گیا ہوں۔ کہ حقیقت کے کھل جانے پر مجرم بنا ہوں۔

چونکہ ناظر دعوۃ و تبلیغ اور "قدوسی" کے گٹھ جوڑ کی وجہ سے یہ غلط عقیدہ احمدیت کے لٹریچر میں آگیا ہے۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ یہ عقیدہ احمدیت کے خلاف ہے۔ اور یہ دونوں آدمی اپنے عمل کے رو سے احمدی نہیں رہے۔ اگر یہ احمدی رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو توبہ کر کے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔

مجھے جماعت پر بھی افسوس ہے۔ کہ ربوہ کے چند آدمیوں کے سوا کسی جماعت نے اس کے خلاف احتجاج نہیں کیا۔ حالانکہ ایسے مضمون کے نکلتے ہی جماعت کو اخبار کا مقاطعہ کر دینا چاہیئے تھا۔ اور بزور احتجاج مرکز کے سامنے کرنا چاہیئے تھا۔ یہ جو غفلت اور گناہ کا فعل جماعت سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ معاف کرے۔ اور ان کے دلوں کو زنگ لگ جانے سے بچائے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد ۲۴/۱۰/۵۱

لالہ ملاوامل صاحب کی وفات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

لالہ ملاوامل صاحب ساکنہ قادیان کی وفات کے متعلق محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کا نوٹ الفضل میں شائع ہوا ہے۔ لالہ صاحب موصوف جو قادیان میں طبابت اور دوا سازی کا کام کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم غیر مسلم ملاقاتیوں میں سے تھے۔ حتیٰ کہ آج سے ۶۷ سال قبل جبکہ ۱۸۸۴ء میں ہماری والدہ صاحبہ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کے رخصتانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دلی تشریف لے گئے تو اس وقت بھی لالہ ملاوامل صاحب حضور کے ہمراہ تھے۔ چونکہ لالہ صاحب موصوف کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے نشانات دیکھنے کا موقعہ ملا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں کئی جگہ ان کا اور ان کے ساتھی لالہ شرمپت صاحب کا جو وہ بھی قادیان ہی کے رہنے والے تھے بطور گواہ ذکر فرمایا ہے۔ لالہ شرمپت صاحب کئی سال ہوئے وفات پا چکے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے لالہ ملاوامل صاحب کو بڑی لمبی عمر عطا فرمائی اور بالآخر انہیں اس نیکی کی توفیق دی۔ کہ فسادات ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب زمانہ میں ان کا رویہ بہت شریفانہ رہا۔ اور جہاں بہت سے ایسے غیر مسلم بھی فتنہ کی رَو میں بہہ گئے۔ جن کے ساتھ جماعت احمدیہ خاص احسان کا سلوک کر چکی تھی۔ وہاں لالہ ملاوامل صاحب کا رویہ بہت قابلِ تعریف رہا۔ چنانچہ ان ایام میں لالہ صاحب موصوف نے اپنے اکلوتے لڑکے لالہ داتا رام صاحب کو بلا کر تاکید کی کہ بیٹا دیکھنا تم اس شرارت اور لوٹ مار میں ہرگز کوئی حصہ نہ لینا اور یہاں تک کہا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی ہے کہ ہم قادیان سے نکل کر پھر واپس آئیں گے۔ اور یہ بات ضرور پوری ہوگی۔ بلکہ سنا گیا ہے کہ لالہ ملاوامل صاحب نے اس موقعہ پر یہ بھی کہا۔ کہ جب یہ خاندان دنیاداری کے زمانہ میں قادیان سے نکالا جا کر پھر واپس آ گیا تھا (یہ سکھ حکومت کے زمانہ کی بات ہے) تو اب دین کے راستہ پر پڑ کر جبکہ مرزا صاحب کی پیشگوئی بھی ہے۔ یہ کس طرح واپس نہیں آئیں گے؟ الغرض لالہ ملاوامل صاحب موصوف کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بہت دیرینہ تعلق تھا۔ اور گو درمیان میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بار بار اپنے خدا کی شہادت کے لئے بلایا۔ ان کا آنا جانا کم ہو گیا تھا مگر دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزگی اور نیک صحبت کا گہرا اثر باقی تھا جو آخر وقت میں زور کر کے پھر باہر آ گیا۔

لالہ ملاوامل صاحب کی عمر محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے ۱۰۸ سال بیان کی ہے۔ مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ جیسا کہ سنا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برات (۱۸۸۴ء) میں شمولیت کے وقت وہ بالکل نوجوان تھے۔ پس میرے خیال میں ان کی عمر غالباً ۹۵ سال کے لگ بھگ تھی۔

بہرحال ہمیں لالہ ملاوامل صاحب کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۴/۱۰/۵۱

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ مورخہ ۲۴، ۲۵ نومبر بروز ہفتہ اتوار اپنا سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ اس جلسہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کئی ایک علمائے کرام تقاریر فرمائیں گے۔ ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے احباب کثرت سے جلسہ میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ جماعت ہائے احمدیہ کے سیکرٹریان تبلیغ اور پریذیڈنٹ صاحبان بھی شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ دیہاتی مبلغین اپنے حلقہ کی جماعتوں کو جلسہ میں شمولیت کی تحریک کریں۔ اور خود بھی جلسہ میں شامل ہوں

اس موقعہ پر جماعت کی تبلیغی جدوجہد کا بھی جائزہ ہوگا (نوٹ) رہائش اور خوراک کا انتظام انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے ذمہ ہوگا۔ دوست موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام

مورخہ یکم نومبر کو بروز جمعرات سات بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج میں، احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن کا ایک اہم اجلاس ہوگا۔ تمام کالجوں کے احمدی طلباء سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ وقت مقررہ پر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ...

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء

مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

(۱)

فرمایا :-

یہ خواب جولائی کے ابتدائی حصہ یا جون کے آخری حصہ میں مجھے آئی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں شروع جولائی میں چند دن کے لئے سکیسر گیا۔ اور وہاں مجھے نقرس کے درد کا شدید دورہ ہؤا تو اس سفر سے کچھ دن پہلے یہ خواب مجھے آئی تھی۔

میں نے دیکھا کہ میرے پاس کچھ لوگ ریاست کشمیر کے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ ہماری مدد کریں تو ہم کشمیر کا ایک علاقہ فتح کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ پہلے آپ مجھے وہ علاقہ دکھائیں۔ اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا۔ میرے دل میں اس وقت شک پیدا ہؤا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ ملک کے بدخواہ ہوں۔ اور خود ایسے علاقے میں فساد کرنا چاہتے ہوں۔ جو پاکستان کے ساتھ ہے یا پاکستان کے ماتحت ہے۔ مگر میں نے اپنا یہ شبہ ان پر ظاہر نہیں کیا۔ ان لوگوں نے میرے ساتھ ایک وقت مقرر کیا۔ اور وہ مجھے اپنے ساتھ اس جگہ پر لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑی سا علاقہ ہے۔ وہ مجھے اس کی چوٹی کے اوپر لے گئے۔ جہاں ایک دیوار سی کھڑی ہے۔ جیسے قلعوں کی فصیل ہوتی ہے۔ یا مورچوں کی فصیل ہوتی ہے۔ وہاں لوگ بڑی تیزی سے اترتے ہیں۔ چڑھتے ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ گو گولیوں کی آوازیں میں نے نہیں سنیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ مقابلہ ہو رہا ہے۔ علاقہ کو دیکھنے کے بعد میری طبیعت پر یہی اثر پڑا۔ کہ یہ لوگ پاکستان کے ساتھ تعلق رکھنے والے کشمیری علاقہ میں کچھ گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لیڈر میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ تب میں نے حقیقت معلوم کرنے کے لئے ان سے کہا کہ کشمیر کا لفظ جب ہم آجکل بولتے ہیں تو اس کے تین معنے ہوتے ہیں۔

اوّل :- وہ حصہ جو اس وقت پاکستان کے انتظام کے نیچے ہے۔

دوم :- وہ حصہ جو آزاد کشمیر گورنمنٹ کے انتظام کے نیچے ہے۔ اور درحقیقت وہ بھی پاکستان کا ہمدرد یا پاکستان سے تعلق رکھنے والا ہے۔

تیسرے :- وہ حصہ جو ابھی مہاراجہ کے ماتحت ہے۔

جو حصہ پاکستان کے ماتحت ہے یا پاکستان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ ہے اسکو فتح کرنیکے تو کوئی معنی ہی نہیں۔ اسکو فتح کرنیکے معنی صرف فساد پیدا کرنا اور ملک سے غداری کرنا۔ ہاں ملک کو طاقت ان علاقوں کو فتح کرنے سے بے شک ہو سکتی ہے۔ جو ابھی آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ماتحت نہیں آئے۔ یا پاکستان گورنمنٹ کے ماتحت نہیں آئے۔ تو آپ یہ بتائیے کہ یہ علاقہ جو آپ لینا چاہتے ہیں۔ ان تینوں میں سے کس قسم کا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ میرے اس سوال کا جواب دینے سے ہچکچاتے ہیں۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت وہ اس علاقہ میں فساد کرنا چاہتے ہیں جو پاکستان کے ماتحت ہے یا آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ یہ بات معلوم کرکے میں نے سمجھا کہ میں ان لوگوں کی مدد نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے بغیر اس کے کہ ان پر پوری طرح بات ظاہر کردوں ان سے کہا کہ ایسے علاقہ کے فتح کرنے کی کوشش کرنا جو پہلے ہی پاکستان کے ماتحت ہے یا پاکستان سے تعلق رکھتا ہے ملک سے غداری ہے۔ پس جب تک میری اس بارہ میں تسلی نہ ہو جائے میں آپ کی مدد کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے میری اس بات کا جواب تو نہیں دیا۔ لیکن ان کے چہروں سے پتہ لگتا ہے کہ میری اس بات کو انہوں نے بہت ہی ناپسند کیا ہے۔ اور میں نے رؤیا میں سمجھا کہ اب یہ لوگ مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اور میں نے مناسب سمجھا کہ ان لوگوں سے الگ ہو جاؤں۔ لیکن ساتھ ہی میں ڈرا۔ کہ ان لوگوں کو میرے خیالات کا پتہ لگ گیا ہے۔ اور یہ لوگ مجھ پر حملہ کریں گے۔ پس میں نے اپنے اس ارادہ کا ان پر اظہار نہیں کیا۔ اور خاموشی سے ان کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ سڑک کے پاس مجھے ایک رستہ نظر آیا جو جنگل میں سے گزرتا ہے۔ اس وقت میں دوڑ کر ان سے الگ ہو گیا۔ اور اس رستہ پر میں نے دوڑنا شروع کیا۔ چند سو گز تک مجھے معلوم ہؤا کہ وہ میرا تعاقب کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے بعد ان کے پیروں کی آوازیں آنی بند ہو گئیں۔ میں چلتے چلتے ایک پانی کے کنارے پر پہنچا۔ جس کے متعلق بوجہ رات کے اندھیرے کے (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک سورج ڈوب گیا ہے) میں معلوم نہیں کر سکتا کہ آیا کوئی دریا ہے یا جھیل ہے یا نہر ہے۔ مگر میں نے یہ سمجھا کہ جدھر وہ جا رہے تھے اگر اسی طرف میں اس کے کنارے کنارے چلتا رہوں تو مجھے اس مقام کا پتہ لگ جائے گا جہاں میرا گھر ہے کیونکہ وہیں سے وہ لوگ مجھے ساتھ لائے تھے۔ اس وقت میں اکیلا ہوں اور مجھے گھر کا رستہ بھولا ہؤا ہے۔ چنانچہ میں پانی کے کنارے کنارے اس طرف چلنا شروع ہؤا اور تھوڑی دیر میں مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ وہ ایک نہر ہے۔ چلتے چلتے ایک گاؤں آیا۔ اس گاؤں سے آگے میں نے دیکھا کہ نہر پر پُل بنا ہؤا ہے۔ اور دور سے مجھے وہ لوگ اس پُل کی طرف آتے ہوئے نظر آئے۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ اسی پُل پر سے گزر کر ان لوگوں نے گھر جانا ہے۔ اور اس کے پاس کے علاقہ میں میرا گھر بھی ہے۔ لیکن معاً مجھے خیال آیا۔ کہ وہ گاؤں جو پُل کے پاس نہر کے کنارے پر ہی ہے۔ میں کیوں نہ اسی گاؤں کے لوگوں کو تیار کردوں۔ کہ وہ ان لوگوں کا مقابلہ کریں۔ تا ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فساد کرکے پاکستان کو نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ میں نے ان لوگوں میں کھڑے ہو کر یہ تقریر شروع کی۔ کہ دیکھو یہ کچھ لوگ آرہے ہیں۔ ان کی نیت یہ ہے کہ ایک پاکستان سے تعلق رکھنے والے کشمیری علاقہ میں فساد پیدا کریں۔ اور یہ ملک کی غداری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ پیشتر اس کے کہ یہ ایسا کر سکیں۔ ان کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ میری ان باتوں کا نوجوانوں پر اثر ہؤا اور وہ تیار ہو گئے۔ کہ ہم ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر اسی دوران میں گاؤں کے کچھ بڈھے ان لوگوں سے جاکر ملے۔ اور انہوں نے ان کو مذہب کی بناء پر برانگیختہ کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے وہاں سے واپس آکر نوجوانوں کو کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو مرزائی ہیں کیا تم ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہو۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان جو پہلے اس بات پر آمادہ تھے کہ ان کو روکیں اور پیشتر اس کے کہ وہ فساد پر آمادہ ہوں ان کو شکست دے دیں۔ وہ پھسل گئے۔ اور انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ ہم مرزائیوں کے ساتھ مل کر کس طرح کام کر سکتے ہیں۔ تب میں جوش کے ساتھ ان میں تقریر کرنے لگا۔ کہ دیکھو یہ مرزائیت اور احمدیت کا سوال نہیں۔ یہ سوال تو تمہارے ملک کا ہے۔ میں تمہیں

اس وقت احمدیت کی تبلیغ نہیں کر رہا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے افعال کا نتیجہ تمہارے ملک کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اگر میرا یہ خیال ٹھیک ہے۔ تو تم کو اپنے ملک کی محبت کی خاطر ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور ان کو اس فتنہ سے روکنا چاہیئے لیکن میں نے دیکھا کہ میری ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہؤا۔ وہ بڈھے برابر یہی کہتے چلے گئے کہ یہ مرزائی ہے اور مرزائی کے ساتھ ہمارا ملاپ نہیں ہو سکتا۔ اور نوجوان جوش میں آ گئے۔ جب میں نے محسوس کیا کہ اب یہ لوگ جوش میں آ گئے ہیں۔ اور مجھ پر حملہ کریں گے۔ تو میں نے نہر میں چھلانگ لگا دی۔ اور میں نے چاہا کہ نہر پار کر کے وہاں سے چلا جاؤں۔ لیکن میرے نہر میں چھلانگ لگاتے ہی پیچھے سے گاؤں کے کچھ اور لوگوں نے بھی چھلانگیں لگا دیں۔ تا کہ مجھے پکڑیں۔ چنانچہ ایک آدمی نے پیچھے سے آ کر میری کمر میں اپنی باہیں پیوست کر دیں۔ میں نے رؤیا میں محسوس کیا۔ کہ وہ آدمی بہت مضبوط ہے۔ اور میں کمزور ہوں۔ میں اس سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اس لئے مجھے کوئی تدبیر کرنی پڑے گی۔ چنانچہ میں نے یہ سوچ کر کہ شاید اُسے ایسا اچھا تیرنا نہیں آتا فوراً پُشت کے بل ہو کر تیرنا شروع کیا اور خیال کیا کہ اس طرح اس کا ناک پانی میں چلا جائے گا۔ اور وہ ڈوبنے لگے گا۔ اور مجھے چھوڑ دے گا۔ کچھ دیر تک اس طرح تیرتے تیرتے میں نے یکدم پیر زمین پر لگائے اور زور سے اپنے بدن کو جنبش دی جس کے نتیجہ میں اس شخص کے ہاتھ چھوٹ گئے۔ میں نے جب مڑ کر دیکھا کہ اب اس کا کیا حال ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ شخص کوئی آٹھ دس فٹ کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور میرے ایسا کرنے سے اس کو کچھ صدمہ تو پہنچا ہے لیکن ہے وہ تندرست اور زندہ۔ تب میں نے سمجھا کہ یہ شخص بھی تیراک تھا اور اس نے ہوشیاری کے ساتھ اپنے سر کو پانی سے اونچا کئے رکھا۔ جس کی وجہ سے یہ ڈوبنے سے بچ گیا ہے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ اس کے دو تین ساتھی اور بھی پہنچ گئے۔ اور مجھے انہوں نے گھیر لیا۔ لیکن وہ میرے زیادہ قریب نہیں آتے۔ تین چار گز کے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ میں نے نہر کے کنارے کے پاس پاس کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر چلنا شروع کیا تا کسی وقت میں ان کے حلقہ سے باہر نکل جاؤں اور اس طرح ان سے بچ جاؤں۔ لیکن جب میں نہر کے اوپر کی طرف جاتا ہوں تو وہ بھی ساتھ ساتھ اوپر کی طرف چلتے ہیں۔ اور جب میں نیچے کی طرف جاتا ہوں۔ تو وہ بھی میرے ساتھ ساتھ نیچے کی طرف چلتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ میں ان کے حلقہ سے باہر نہیں نکل سکتا۔ جب میں اس طرح ان کے حلقہ سے باہر نکلنے سے مایوس ہو گیا۔ تو میں نے سوچا کہ اب دلیری کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اپنے سینہ کو ننگا کیا اور چھاتی تان کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے ملک سے غداری کرنے لگے تھے۔ اور اُس کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ اور میں نے تم لوگوں کو بتایا کہ تمہارے لئے موقع ہے کہ تم ملک کو نقصان سے بچا لو اور پیشتر اس کے کہ وہ ملک سے غدّاری کریں تم ان کا مقابلہ کرو۔ لیکن تمہارے بڑے لوگوں نے تمہیں یوں ورغلا دیا کہ یہ مرزائی ہے۔ اور ان کو مارنا گویا عین ثواب ہے۔ حالانکہ مرزائی اور احمدی ہونے کے صرف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک آواز آئی۔ اور ہم نے اس کو قبول کر لیا۔ اگر خدا تعالےٰ کی آواز کو قبول کرنا انسان کو واجب القتل بناتا ہے تو لو میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ میری چھاتی ننگی ہے۔ تم مجھ پر حملہ کرو۔ اور مجھے مار ڈالو۔ پھر میں نے بڑے جوش سے کہا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص شوق رکھتا ہے کہ اُس شخص کو قتل کرے۔ جس نے خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہا تو اس کے لئے آج بہت اچھا موقع ہے۔ میں موجود ہوں۔ وہ اپنی اس خواہش کو پورا کر لے۔ مگر جب میں نے یہ باتیں بڑے جوش سے کہیں۔ تو بجائے اس کے کہ وہ لوگ مجھ پر حملہ کرتے اُن کے چہرہ سے ڈر اور خوف کے آثار ٹپکنے لگے۔ اور انہوں نے پانی میں پیچھے کی طرف ہٹنا شروع کیا۔ گویا میں ان پر حملہ کر رہا ہوں اور وہ بھاگ رہے ہیں۔ میں بھی ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور بار بار میں نے اوپر والی باتیں دوہرانی شروع کیں۔ اور ہر دفعہ ان کا خوف بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور وہ پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ ساری نہر گذر کر خشکی پر چلے گئے اور گاؤں تک پہنچ گئے۔ میں نہر کے کنارے کھڑا ہؤا یہی باتیں بار بار دہراتا چلا جاتا ہوں۔ اس وقت مجھے خیال آیا۔ کہ اب ان لوگوں کے دل میں خدا تعالےٰ کی خشیت پیدا ہو گئی ہے۔ اگر میں پھر ان کو پہلی بات کی طرف بلاؤں تو یہ لوگ میری بات کو مان لیں گے۔ تب میں نے پھر ان سے کہنا شروع کیا کہ اے لوگو کچھ لوگ تمہارے ملک سے دشمنی کرنا چاہتے تھے۔ میں نے تم کو وقت پر ہوشیار کیا اور تم کو بتایا کہ اگر تم چاہو تو پیشتر اس کے کہ وہ تمہارے ملک کو نقصان پہنچائیں۔ تم ان کے شر کا ازالہ کر سکتے ہو۔ مگر بجائے اس کے کہ تم میری بات سے فائدہ اٹھاتے۔ تم نے مرزائیت اور احمدیت کا سوال اٹھا دیا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ اس معاملہ میں مرزائیت اور احمدیت کا کیا تعلق ہے۔ تمہارے اپنے ملک کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اب بھی میں تمہیں کہتا ہوں کہ میرا قصور سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ خدا تعالےٰ نے ایک آواز بلند کی اور میں نے اسے سنکر قبول کر لیا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کی وجہ سے تم خود اپنے ملک سے دشمنی کرنے لگو لیکن فرض کرو کہ میں ایسا ہی بُرا ہوں۔ تب بھی وہ بات جو میں نے تمہیں کہی ہے وہ تو تمہارے ملک کے فائدہ کی ہے۔ اگر وہ بات تمہاری سمجھ میں آتی ہے۔ تو اس پر عمل کرو۔ اب میں پھر تم کو بلاتا ہوں تم آؤ اور میرے ساتھ مل کر اس فتنہ کا ازالہ کرو۔ میں نے اپنے دل میں سمجھا تھا کہ جو خوف اور ڈر ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہؤا ہے۔ اس کی وجہ سے پھر نوجوان میرے ساتھ مل جائینگے۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ ڈرتے تو تھے مگر میرے ساتھ ملنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے۔ ان میں سے صرف دو تین نوجوان آئے اور ان کو لے کر میں نہر کے پار گذر گیا۔ اور ان کو اس سڑک کی طرف لے گیا۔ جدھر سے وہ لوگ جن کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں گذرے تھے۔ اور جس طرف میں سمجھتا ہوں کہ میرا گھر واقع ہے۔ اس وقت کچھ سایہ سا ہے جیسے شام کا سایہ ہو جاتا ہے یا بادلوں کا سایہ ہوتا ہے۔ میں ان نوجوانوں کو لے کر گھر کی طرف سڑک پر تیز قدم چلا جا رہا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ کہتا جاتا ہوں کہ یہ نہ خیال کرنا کہ چونکہ تم نے صداقت قبول کر لی ہے۔ اس لئے تمہارے لئے کوئی بڑی دولتوں اور حکومتوں کے دروازے کھل جائینگے۔ میں تم سے کسی دولت یا حکومت کا وعدہ نہیں کرتا۔ میں تم کو صرف یہ بتا سکتا ہوں کہ صداقت کے قبول کرنے کی وجہ سے تم کو ماریں بھی پڑیں گی۔ تم کو گالیاں بھی سننی پڑیں گی۔ تم کو تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑیں گی۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کے لئے میں تم کو بلاتا ہوں۔ میں دنیوی مال اور دولت کے لئے تم کو نہیں بلاتا۔ اور مومن کے لئے یہی بڑی راحت کی چیز ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا کے لئے دکھ اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر وہ کسی اور بات میں اپنی کامیابی نہیں سمجھتا۔

وہ نوجوان میرے دائیں بائیں دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے کچھ کہا نہیں مگر میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

(۲)

یہ خواب بھی کئی ہفتے پہلے کی ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں قادیان میں زیارت کے لئے گیا ہوں۔ اور پھر وہاں سے واپس آ رہا ہوں میں نے دیکھا کہ جس ریل میں چڑھنے کا ارادہ تھا۔ وہ قبل از وقت چھوٹ گئی ہے۔ جیسے کسی نے شرارتاً چلا دی ہے تا کہ مجھے تکلیف پہنچے۔ لیکن ایک موڑ کے بعد میں نے دیکھا کہ ریل پھر کھڑی ہو گئی ہے۔ گویا کوئی حادثہ ایسا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ چل نہیں سکی اور میں نے سمجھا کہ شاید میں اسے اب پکڑ لوں گا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ لالہ ملاوامل قادیان والے بھی میرے ساتھ ہیں اور ایک دو اور آدمی بھی میرے ساتھ ہیں۔ اس وقت میرا خیال ہے کہ یہ ریل بھامڑی یا بھامڑے کی طرف جا رہی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بمبئی کے پاس کوئی جگہ ہے۔ لیکن لالہ ملاوامل صاحب مجھے کہتے ہیں کہ یہ قادیان کے پاس ہی ہے (قادیان کے پاس ایک گاؤں بھامڑی ہے مگر اُدھر ریل نہیں جاتی) میں خیال کرتا ہوں کہ شاید ان کو غلطی لگ رہی ہے۔ یہ نام کی مشارکت کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ گاڑی وہاں جا رہی ہے حالانکہ یہ بمبئی کی طرف جا رہی ہے۔ انہی باتوں میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد اطلاع آئی کہ لالہ ملاوامل صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ ممکن ہے یہ ریل کا چھٹنا اس طرف اشارہ کرتا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لمبی صحبت اٹھانے کے باوجود اللہ تعالےٰ نے ان کو اسلام میں داخل ہونے کا موقع نہیں دیا۔ اور وہ فوت ہو گئے۔ موڑ پر ریل کا جا کر کھڑا ہو جانا اور میرا اسے دیکھ لینا اور سمجھ لینا کہ میں اس میں بیٹھ جاؤں گا۔ یہ بھی اور رنگ کی تعبیر کی طرف اشارہ کرتا ہے

بہر حال لالہ ملاوا مل صاحب کا تعلق سلسلہ سے ہمیشہ ہی اخلاص کا رہا ہے اور گذشتہ فساد کے موقع پر بھی وہ اپنی اولاد کو یہی نصیحت کرتے رہے ہیں کہ احمدیوں کو دکھ دینے میں کبھی حصہ نہ لینا کیونکہ میں نے مرزا صاحب کے ساتھ اپنی عمر گذاری ہے۔ وہ راست باز انسان تھے اور ان کی خوابیں کبھی جھوٹی نہیں ہوئیں۔ اس لئے ہماری اللہ تعالےٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ ان سے نرمی اور عفو کا معاملہ کرے۔

(۳)

آٹھ دس دن کی بات ہے میں نے رویا میں دیکھا کہ ہمارا سالانہ جلسہ ہے اور گویا وہ جلسہ قادیان میں ہی ہے۔ جلسہ کے بعد میں چند دوستوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے انہیں کہلا بھیجا کہ وہ کھانا میرے ساتھ کھائیں۔ ان میں سے ایک ذوالفقار علی خانصاحب ہیں اور ایک حیدر آباد کے کوئی صاحب ہیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ وکیل ہیں اور نئے احمدی ہوئے ہیں اور کوئی شخص کہتا ہے کہ حیدر آباد کے وکیلوں میں سے نواب اکبر یار جنگ بہادر کے بعد یہ قابل وکیل سمجھے جاتے ہیں۔ میں ان کی استمالت قلب کے لئے چاہتا ہوں کہ ان کی دعوت کر دوں۔ اسی طرح کوئی تیسرے شخص ہیں اور وہ بھی باہر سے آئے ہوئے مہمان ہیں ان کا نام میں بھول گیا ہوں۔ میں نے تینوں کو کہلا بھیجا کہ کھانا میرے ساتھ کھائیں اور پھر میں اس کمرہ میں گیا ہوں جس میں انہوں نے میرے ساتھ کھانا کھانا ہے۔ مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ وہ تمام کمرہ مہمانوں سے بھرا ہوا ہے۔ ان لوگوں میں سے کوئی شخص کہتا ہے کہ ہم نے سنا تھا کہ آپ نے چند آدمیوں کی دعوت کی ہے ہم نے چاہا کہ ہم بھی شامل ہو جائیں اور تبرک کے طور پر کچھ کھالیں۔ میں خواب میں حیران ہوتا ہوں کہ میں نے تو تین آدمیوں کی دعوت کی تھی اور یہاں بیسیوں آدمی جمع ہو گئے ہیں۔ تین چار آدمی کا کھانا ان سب کے لئے کس طرح کافی ہو گا۔ ان کے لئے تو بے شک تبرک ہو جائے گا مگر جن کی دعوت کی گئی ہے ان کا پیٹ تو خالی رہیگا میں حیرت میں ہی تھا کہ کھانا آگیا اور دستر خوان بچھایا گیا۔ اس وقت وہ دوست جو حیدر آباد کے ہیں اور جن کو میں نو احمدی اور کامیاب وکیل سمجھتا ہوں انہوں نے کھانے میں ہاتھ ڈال دیئے اور میری طرف دیکھ کر کہا کہ کھانا شروع کیا جائے اور ان کے چہرہ پر اس قسم کی مسرت اور خوشی کا اثر پایا جاتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے وہ بھی اس عجیب حالت سے مزہ اٹھا رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب یہ دعوت اگرچہ صرف تبرک بن گئی ہے مگر اس حالت پر ناراضگی یا غصہ ظاہر نہیں کرنا چاہیئے بلکہ خوشی سے اس کو قبول کرنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے بھی ہاتھ ڈالا اور شاید ایک دو لقمے کھائے اور باقی سب دوستوں نے بھی اسی طرح ایک ایک دو دو لقمے کھائے۔ لیکن میں نے یہ دیکھا کہ اس کے بعد کچھ ایسی تسکین محسوس ہوئی کہ یہ معلوم نہیں ہوا کہ ہم نے کھانا نہیں کھایا اور صرف ایک ایک دو دو لقمے چکھے ہیں۔ بلکہ یوں محسوس ہوا جیسے پیٹ میں سیری کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

شاید اللہ تعالےٰ حیدر آباد کے بعض اور لوگوں کو بھی ہدایت بخش دے اور اس طرح حیدر آباد کی تباہی کی جو حالت ہے وہ ترقی سے بدل جائے اور احمدیت وہاں پھیل جائے۔

(۴)

چھ سات دن کی بات ہے میں نے رویا میں دیکھا کہ میں اور میرے گھر کے کچھ لوگ اس طرح سیر کے لئے جا رہے ہیں جس طرح بادشاہی عمارتوں کی سیر کے لئے لوگ جایا کرتے ہیں۔ تھوڑے سے فاصلہ پر ایک بڑی بارہ دری نظر آئی۔ پھر ایک باغ نظر آیا۔ پھر ایک جھیل نظر آئی اور اس جھیل کے بعد پھر ایک بارہ دری نظر آئی۔ ہم پہلی بارہ دری میں سے گذر رہے تھے کہ میں تیز قدم چل کر جھیل کے کنارے کی سڑک پر چلا گیا اور میں نے اس پر چلنا شروع کیا۔ میرے پہلو میں میری لڑکی امۃ الجمیل سلمہا اللہ تعالےٰ جا رہی ہے جو ہمارا سب سے چھوٹا بچہ ہے اور ام طاہر مرحومہ کی لڑکی ہے۔ اس کی عمر تو کوئی تیرہ سال کی ہے مگر قد و قامت اس کا بہت بڑا ہے۔ لیکن بہر حال انسان کی حرکتیں عمر کے مطابق ہوتی ہیں۔ چنانچہ میرے پہلو میں چلتے چلتے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ میرے ساتھ کھیلنا چاہتی ہے جیسے بچے کھیلتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنا وہ پیر جو میری طرف ہے اس کو لمبا کر کے میرے دونوں پاؤں کے پیچھے کر دیا اور اوپر سے میرے کندھے کو کندھا مارا۔ یہ ایک مشہور پہلوانی داؤ ہے جس سے آدمی تھوڑی سی ٹکر سے بھی گر جاتا ہے۔ اس نے اپنے بچپن میں یہی سمجھا کہ یہ ذرا لڑکھڑائیں گے اور میں ہنسوں گی۔ لیکن میں چونکہ بالکل بے دھیان تھا اس کے کندھا مارتے ہی میں جھیل میں گر گیا اور بجائے اس کے کہ پھر دوبارہ سڑک کی طرف آؤں میں نے تیرنا شروع کر دیا اور مقابل کی طرف چلا گیا وہاں جھیل کے اندر ایک درخت ہے اور اس کے ساتھ کچھ اونچی زمین ہے میں اس کے اوپر جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہاں سے تھوڑے سے فاصلہ پر وہ دوسری بارہ دری ہے جو جھیل کے دوسری طرف ہے۔ اس طرف پانی چھوٹا ہے میں اس میں سے گذر کر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس بارہ دری کی طرف چلا گیا اور پھر بارہ دری سے گذر کر اسی سڑک پر آگیا جہاں ہم پہلے جا رہے تھے۔ امۃ الجمیل سلمہا اللہ تعالےٰ کہیں آگے گذر گئی ہے۔ چنانچہ میں پھر واپس پہلی بارہ دری کی طرف لوٹا اور میں نے وہاں اپنی لڑکی امۃ النصیر بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ (جو سارہ بیگم مرحومہ کی لڑکی ہے) کی آواز سنی۔ وہ بارہ دری کے آگے کھڑی ہے اور اس کے سامنے ایک بڑا اونچا سا درخت ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں بارہ دریوں کے آگے باغیچہ ہوا کرتا تھا۔ امۃ النصیر بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ اس درخت کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے کہ یہاں ایک چیز رسی کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے اسے رسی سمجھ کر ہاتھ مارا مگر وہ سانپ نکلا۔ لیکن میرے اس ہاتھ مارنے سے ہی وہ مر گیا۔ میں دل میں خوش ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے فضل کر دیا کہ ایک معمولی چوٹ سے ہی سانپ مر گیا۔ اور اسی میں میری آنکھ کھل گئی۔

یہ کچھ ایسا ہی نظارہ ہے جیسے حضرت آدمؑ کا واقعہ آتا ہے۔ وہاں بھی درخت کے نیچے سانپ یعنی شیطان تھا مگر خواب بظاہر انجام کے لحاظ سے مبشر ہے۔ کیونکہ اس میں یہی دکھایا گیا ہے کہ ہاتھ مارنے سے سانپ مر گیا۔ اسی طرح میرے متعلق بھی یہی بتایا گیا ہے کہ میں تیر کر اس جھیل کو پار کر گیا ہوں۔ اور مجھے کسی قسم کا گزند نہیں پہنچا۔

(۵)

۱۵ اکتوبر کی رات کو میں نے دیکھا کہ میں گویا کسی پہاڑ پر ہوں اور وہاں مولوی ظفر علی صاحب اور مولوی اختر علی صاحب بھی ہیں۔ انہوں نے بھی وہاں پر کوئی مکان کرایہ پر لیا ہوا ہے اور مولوی اختر علی صاحب نے میری دعوت کی ہے۔ کچھ اور لوگوں کی بھی انہوں نے دعوت کی ہے میں حیران ہوتا ہوں کہ ایسے شدید دشمن کا دعوت کرنا کیا معنے رکھتا ہے مگر میں نے دعوت قبول کر لی اور ان کے گھر پر چلا گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک کرسی پر مولوی ظفر علی صاحب بیٹھے ہیں لیکن کمزور معلوم ہوتے ہیں اور بڑھاپے کے شدید آثار ان پر ظاہر ہیں۔ دونوں باپ بیٹا مجھ سے ملے اور پھر انہوں نے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ ہمارا مکان چھوٹا ہے اگر آپ کہیں تو آپ کی کوٹھی میں ہی دعوت ہو جائے۔ میں نے خوشی سے اس کو منظور کر لیا۔ چنانچہ میں بھی اور دوسرے مہمان بھی اور مولوی ظفر علی صاحب بھی اور مولوی اختر علی صاحب بھی ہماری کوٹھی پر آگئے۔ وہاں ایک بڑا کمرہ ہے اس میں سارے بیٹھ گئے کہ یہیں کھانا کھایا جائے گا۔ اس کے بعد میں نہیں کہہ سکتا کہ میری آنکھ کھل گئی یا بعد کا نظارہ مجھے یاد نہیں رہا۔ بہر حال خواب اسی حد تک مجھے یاد ہے۔

مولوی ظفر علی صاحب نے جماعت کی بڑی لمبی مخالفت کی ہے گو کبھی کبھی جماعت کے کاموں سے متأثر ہو کر اس کی تعریف بھی کی ہے۔ بہر حال ان کے والد سلسلہ کے بڑے مداح اور حضرت صاحب کے بڑے عقیدت مند تھے۔ اس کی وجہ سے ان کی مخالفت کے باوجود بھی ہمارے دل میں ہمیشہ یہی خیال رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے اور وہ اپنا رویہ بدلیں۔ ان کی مخالفت کے ساتھ کبھی بھی طبیعت میں کلی انقطاع ان سے پیدا نہیں ہوا بوجہ ان کے والد مرحوم کے تعلق کے اور بوجہ اس کے کہ کبھی کبھی ان پر بھی یہ دور آتا رہا ہے کہ وہ صداقت کا اظہار کرنے سے رکے نہیں اور جماعت کے اچھے کاموں کی انہوں نے تعریف کی ہے۔ پس ممکن ہے ہماری ان خواہشات کے نتیجہ میں کسی وقت اللہ تعالےٰ ان کو اور ان کے بیٹے کو میانہ روی کی توفیق دیدے اور وہ اپنے اس طریقہ کو جو متانت کے بھی خلاف ہے اور اسلامی تعلیم کے بھی خلاف ہے ترک کر کے صلح کی طرف ہاتھ بڑھائیں یا کم سے کم ایسا ہو کہ جہاں ہمارے عیب ان کو نظر آتے ہیں وہاں ہماری خوبیاں بھی ان کو نظر آنے لگیں اور وہ ہماری مخالفت میں حد سے گذرنے کی بجائے میانہ روی کو اختیار کریں۔

(۶)

نواب زادہ لیاقت علی خانصاحب کے واقعہ والی رات ہی (یعنی ۱۶ اکتوبر کو) میں نے رویا میں دیکھا کہ میں گویا پشاور گیا ہوں اور وہاں جماعت کے لوگ میرے ساتھ ہیں اور کسی بڑی دعوت یا جلسہ کا انتظام کر رہے ہیں اور وہ مجھے یا جلسہ گاہ دکھانے کیلئے یا شہر دکھانے کیلئے شہر میں پھرا رہے ہیں۔ چنانچہ بعض بازار جو منڈی کے طور پر نظر آتے ہیں میں نے دیکھے۔ مثلاً میں نے دیکھا کہ ترکاری اور پھلوں کے چوک کی طرح ایک جگہ ہے وہاں سے ہم گذرے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جو لوگ میرے ساتھ ہیں ان میں قاضی محمد یوسف صاحب بھی ہیں۔ ہم دور تک کئی بازاروں کو دیکھتے ہوئے گزرے ہیں۔ آگے چل کر معلوم ہوا جیسے اب ہم اس جگہ کی طرف جانے لگے ہیں جہاں ہم نے ٹھہرنا ہے۔ اس جگہ پر قاضی محمد یوسف صاحب اور بہت سے احباب ہم سے جدا ہو کر اپنے گھروں کی طرف چلے گئے اور صرف پانچ چھ احباب میرے ساتھ رہ گئے۔ گو شہر کے لوگوں کا رویہ بہت اچھا نظر آتا تھا اور کوئی مخالفت نظر نہیں آتی تھی۔ لیکن ان علاقوں کی عام شہرت کی وجہ سے مجھ کو یہ احساس ہوا کہ قاضی صاحب اور دوسرے دوست ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں قیام کی جگہ تک چھوڑ کر ان لوگوں کو جانا چاہیئے تھا۔ مگر بہر حال میں باقی دوستوں کے ساتھ چل پڑا۔ اور میں نے دیکھا کہ شہر کے لوگوں کا رویہ ہمارے ساتھ ہمدردانہ ہی تھا مخالفانہ نہیں تھا۔ چلتے چلتے ہم شہر کے شمال مغربی جانب کی طرف لوٹے۔ وہاں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے سڑک تنگ ہوتی

چلی جاتی ہے اور اس کے اوپر مورچے بنے ہوئے ہیں اور یکدم مجھے سامنے ایک مشین گن نظر آتی جس کے اوپر کوئی پاکستانی سپاہی کھڑا ہے اور اس کے بعد متواتر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مشین گنیں نظر آئیں جن پر پاکستانی سپاہی کھڑے ہیں۔ جو میرے ساتھ احمدی ہیں انہوں دوڑ کر معلوم کیا کہ کیا بات ہے اور واپس آکر مجھے بتلایا کہ کسی افغانی یا سرحدی علاقہ کی طرف سے پاکستان کے اوپر توپ چلائی گئی ہے اور دشمن مورچے بنا کر کھڑا ہو گیا ہے۔ اس کے جواب کے لئے پاکستانی فوجوں نے بھی مشین گنیں لگا دی ہیں اور مقابلہ کرنے کے لئے کھڑی ہو گئی ہیں۔ یہ لفظ بھی بتانے والے نے کہے کہ شاہ محمدی یا شیخ محمدی کی جہت کی طرف سے گولے آئے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اس نے شاہ محمدی کہا یا شیخ محمدی کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی گاؤں کا نام ہے یا علاقہ ہے یا اس نام کے کسی شخص کی جائداد ہے۔ زیادہ تر مجھے شاہ محمد کا لفظ یاد پڑتا ہے لیکن ساتھ اس کے یہ بھی شبہ پڑتا ہے کہ میں نے اچھی طرح سنا نہیں۔ شاید شیخ محمد ہو۔ بہرحال لفظ یا شاہ محمدی تھا یا شیخ محمدی تھا۔ اس وقت میری طبیعت پر یہ اثر پڑتا ہے کہ پاکستانی فوجیں نہایت چستی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں اور یہ کہ وہ فوراً جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ ایک دو گولوں کی آوازیں میں نے بھی سنیں۔ لیکن طبیعت پر اثر یہی ہے کہ ہمارا پہلو غالب ہی رہے گا۔ چنانچہ میں اس دیوار پر سے جو پناہ کے طور پر بنائی ہوئی ہے کود کر شہر کے اندر کے حصہ کی طرف چلا گیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

یہ رویاء مجھے اس وقت آئی ہے جبکہ ابھی صرف اتنی خبر شائع ہوئی تھی کہ پرائم منسٹر صاحب شہید کر دئیے گئے ہیں اور ایک ہزارہ کا شخص ہے جس نے ان پر گولی چلائی ہے۔ اس رویاء سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوا ہی واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ اس واقعہ میں افغانستان کے بعض لوگوں کا دخل تھا۔ اور اس حملہ کو درحقیقت افغان بارڈر کی طرف سے توپ چلانے کا مترادف قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے دن اخباروں میں جو خبریں آئیں ان سے معلوم ہوا کہ وہ شخص جس کو ہزارہ کا سمجھا گیا تھا اصل میں افغانستان کا تھا۔ اور اس طرح چند گھنٹوں میں اس رویاء کی تصدیق ہو گئی۔

―――― (۷) ――――

کل (۲۰ اکتوبر کو) میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر ہوں جو اچھا وسیع صحن یا میدان معلوم ہوتا ہے میرے ساتھ چند اور آدمی بھی ہیں اس کے ایک کونہ میں ایک مکان بنا ہوا ہے جو صرف سات آٹھ فٹ اونچا ہوگا اور شاید ۷ × ۷ فٹ چوڑا ہوگا۔ مرغیوں کے ڈربے کا طرز کا ہے مگر مجھے ایک عام کمرہ معلوم ہوتا ہے جیسے غریبانہ کا کمرہ ہوتا ہے۔ اس کی چھت پر تین یا چار آدمی کھڑے ہیں۔ ایک لیڈر ہے اور باقی دو یا تین آدمی اس کے تابع معلوم ہوتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی دو تین آدمی ہیں وہ چھت پر کھڑے ہوئے آدمی مخالفین میں سے معلوم ہوتے ہیں اور ہم ان کو نیچے اتارنا چاہتے ہیں آخر وہ نیچے اتر آئے۔ اس لیڈر کے جو ساتھی ہیں ان کے ساتھ تو شاید میرے ساتھی مقابلہ کرنے لگے ہیں نہ معلوم ان کے ساتھ کیا ہوا مگر جو ان کا افسر ہے اس کو میں نے پکڑ لیا۔ میں نے زور سے اپنے ہاتھ سے اس کے ماتھے کے بال پکڑ لئے اور اس کو زمین پر بٹھا دیا۔ پھر اس کو کبھی گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے جاتا ہوں اور کبھی گھسیٹتا ہوا دوسری طرف لے جاتا ہوں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ میں اس کے ساتھ عربی میں اپنے خیالات ظاہر کرتا جاتا ہوں۔ وہ الفاظ قریباً قریباً مجھے یاد رہ گئے ہیں۔ تھوڑا بہت شاید فرق ہو اور وہ یہ ہیں:-

اِنَّكَ كُنْتَ تَسْحَبُ مَوْلَوِي سَرْوَرْ شَاه وَاَصْحَابَهٗ وَتَجُرُّهُمْ عَلَى الْاَرْضِ آخِذًا بِنَاصِيَتِهِمْ وَتُؤْذِيْهِمْ بِاَنْوَاعِ الْعَذَابِ وَتَزْعُمُ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ مَقْهُوْرِيْنَ مُذَلَّلِيْنَ فَيَا اَيُّهَا الْكَذَّابُ اَيْنَ نُبُوَّتُكَ الْآنَ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے خواب میں ناصیتہم کہا ہے۔ عام قاعدہ کے مطابق نواصیہم کہنا چاہیئے تھا۔ لیکن بعض دفعہ بات پر زور دینے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ فرداً فرداً ہر شخص سے یہ معاملہ کیا جاتا تھا مفرد کو بھی جمع کی جگہ استعمال کر دیا جاتا ہے اور اس طرح اس کے معنے یہ بن جاتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتھے کے بال پکڑ کر تو ایسا کیا کرتا تھا۔

اس عبارت کے معنے یہ ہیں کہ اے شخص تو مولوی سرور شاہ اور ان کے ساتھیوں میں سے ہر ایک کے ماتھے کے بال پکڑ کر گھسیٹا کرتا تھا اور ان کو زمین پر کھینچا کرتا تھا اور قسما قسم کی تکلیفیں دے کر ان کو دکھ پہنچایا کرتا تھا اور تو یہ دعوے کیا کرتا تھا کہ وہ لوگ مغلوب ہو جائیں گے اور ان کی شوکت ٹوٹ جائے گی۔ پس اے کذاب اب بتا کہ وہ تیری پیشگوئی کہاں گئی۔ گویا آخر میں تو تجھ کو ذلت نصیب ہوئی اور تو ہی گھسیٹا گیا اور تو ہی کھینچا گیا اور تیرے ہی ماتھے کے بال پکڑے گئے۔

اس وقت میں نے دیکھا کہ جب میں اسے گھسیٹتا ہوں تو آہستہ آہستہ اس کی ٹانگیں گھس کر مٹتی چلی جاتی ہیں اور صرف سرین تک اس کا جسم باقی رہ گیا ہے اور ایک گڑیا کی سی شکل ہو گئی ہے

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

مولوی سرور شاہ صاحب کو تو فوت ہوئے چار سال ہو چکے ہیں مگر سرور کے معنے سردار کے ہوتے ہیں اس لئے بالکل ممکن ہے کہ اس رویاء میں میری طرف اشارہ ہو کہ جماعت کا امام ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اشارہ اس سے پاکستان کے حکام کی طرف ہو جن کو بعض اندرونی اور بیرونی دشمن ذلیل کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا اور ان کو بچائے گا۔ یہ خیال مجھے زیادہ تر اس لئے آیا ہے کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب ہزارہ کے رہنے والے تھے اور نوابزادہ لیاقت علی خاں صاحب کا قاتل بھی ان ایام میں ہزارہ میں بس گیا تھا اس مناسبت کی وجہ سے خیال آتا ہے کہ شاید اس میں اشارہ ان دشمنان پاکستان کی طرف ہے جو یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ پاکستان ذلیل ہو جائے اور قسم قسم کی خفیہ کارروائیاں کر کے اس کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔

―――― (۸) ――――

میں نے آج (۲۱ اکتوبر کو) رویاء میں دیکھا کہ ایک پہاڑی رستہ پر سے میں گذر رہا ہوں اور کچھ اور لوگ بھی جو میرے ساتھی معلوم نہیں ہوتے مسافر معلوم ہوتے ہیں وہ بھی گذر رہے ہیں۔ میرے ساتھ اپنے بھی کچھ آدمی ہیں۔ چلتے چلتے سڑک ایک اونچی چوٹی کے اوپر سے گذری اور پھر نیچے کی طرف جھکی اور پہلو کی طرف مڑ گئی۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک ٹنل بنی ہوئی ہے اور لوگ اس ٹنل کے نیچے سے گذرتے ہیں۔ لیکن وہ ٹنل نہایت ہی بوسیدہ ہے۔ اس میں سے پانی ٹپکتا ہے اور اینٹیں گرتی ہیں میں اس کو دیکھ کر بہت گھبرایا اور میں نے کہا کہ میں تو اس ٹنل میں سے نہیں جاتا اور میں واپس لوٹا۔ تھوڑی دور واپس آنے کے بعد میں نے دیکھا کہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب مجھے ملے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ایک دوسرا رستہ بھی اس کے پہلو میں ہے میں ادھر سے لے چلتا ہوں۔ ان کے اتنا کہنے کے ساتھ ہی ایک کشتی آ گئی اور ہم کشتی میں بیٹھ گئے اور چودھری صاحب ملاح کے طور پر کھڑے ہو گئے اور بانس انہوں نے ہاتھ میں پکڑ لیا کشتی کے آنے سے پہلے اس جگہ ہمیں کوئی پانی یا نالہ نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن جب چودھری صاحب نے چپو مارا تو وہ کشتی اس طرح تیزی سے چلنے لگی جیسے کہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی اور سیدھی نہر میں کوئی فنکار آدمی کشتی چلاتا ہے۔ نہایت ہی لطیف اس کی رفتار ہے اور سرعت اور تیزی اور صفائی رفتار میں پائی جاتی ہے۔ لیکن دائیں بائیں زمین ہی نظر آتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا صرف اتنی ہی پتلی نہر ہے جتنی کشتی چوڑی ہے اور ایسی عمدگی اور فنکاری کے ساتھ چودھری صاحب اسے چلاتے ہیں کہ نہر سے ادھر ادھر وہ کشتی ذرا بھی نہیں سرکتی سیدھی نہر میں چلی جاتی ہے تھوڑی ہی دیر میں وہ کشتی خطرناک علاقہ سے پار آ گئی۔ وہاں ایک سٹیشن معلوم ہوتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خطرہ میں سے گذارنے کا کام کچھ اور لوگوں کے بھی سپرد تھا۔ اور وہ دوسرے رستوں سے ریلوں کے ذریعہ یا کسی اور ذریعہ سے لوگوں کو لا رہے تھے۔ جب منزل پر کشتی پہنچ گئی۔ تو چودھری صاحب اس کشتی میں سے اتر گئے۔ اور اس وقت ان کی شکل یکدم ایک عورت کی سی ہو گئی جو مغربی لباس میں ہے۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ میں جا کر دفتر میں رپورٹ دے دوں۔ اور دیکھوں کہ وہ لوگ جو دوسرے رستوں سے لوگوں کو لا رہے تھے۔ وہ پہنچے ہیں یا نہیں۔ اس وقت مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین آدمی اس کام پر مقرر تھے۔ ایک چودھری صاحب اور دو اور آدمی جو اس کام میں ان کے معاون تھے۔ اور ان کی مدد کر رہے تھے۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک اسٹیشن کے پاس ہم آئے ہوئے ہیں۔ اور میں سٹیشن کی طرف جو پاس ہی تھا۔ یہ دیکھنے کے لئے گیا۔ کہ گاڑی کس وقت کس کس طرف جائیگی۔ میں ابھی سٹیشن پر ہی تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

میں اس کی تعبیر یہ سمجھتا ہوں۔ کہ شاید چودھری صاحب کو اپنے ملک کی خدمت کا کوئی اچھا موقع ملیگا۔ اور اس میں غالباً دو ان کے اور بھی شریک کار ہوں گے۔ یا گذشتہ دنوں میں دو رفیق کار ان کے ساتھ خدمت ملک کر رہے تھے۔ عورت کی شکل میں دیکھنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کو تلطف اور رحم کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملے گا۔ کیونکہ جب عورت کی شکل میں بیٹھے ہوئے کسی کو دیکھیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور جب عورت کی شکل میں کسی کو کام کرتے دیکھیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ کام بھی کرتا ہے۔ اور سختی اور زبردستی سے بھی پرہیز کرتا ہے۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) مہر شیر محمد صاحب جو حلال پور لوناں ضلع سرگودھا کے ایک مخلص احمدی ہیں۔ عرصہ ۱½ ماہ سے سانپ کے ڈس جانے سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہو رہی ہے۔ (۲) شکرانی صاحب فضل عمر ہوسٹل کی والدہ محترمہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ چند دنوں سے زیادہ تکلیف ہے۔ (۳) غلام محمد صاحب ثالث کا چھوٹا بچہ عرصہ عشرہ سے بعارضہ اسہال و قے سخت بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

خوشخبری

جملہ احباب جماعت بالخصوص اینٹیں ریزرو کرانے والے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ تلطف احباب کی سہولت کے لئے ربوہ میں اینٹ درجہ اول کا ریٹ ۳۰ روپے فی ہزار کی بجائے ۲۵ روپے فی ہزار مقرر فرما دیا ہے اینٹیں ریزرو کرانے والے احباب کو جنہوں نے اولاً ۳۰ روپے فی ہزار کی شرح سے رقوم جمع کروائی تھیں۔ اب نئی شرح سے یعنی مبلغ ۲۵ روپے فی ہزار کے حساب سے مہیا ہونگی۔

بفضلہ تعالےٰ ربوہ میں دوسرا بھٹہ لگایا جا چکا ہے۔ (پہلا بھٹہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی تعمیرات کے لئے مخصوص تھا) جس سے انشاء اللہ اینٹیں ریزرو کرانے والے احباب کو دسمبر تک اینٹیں مہیا ہونی شروع ہو جائیں گی۔ پختہ اینٹوں کی تقسیم جمع شدہ رقوم کی ترتیب کے مطابق ہوگی۔

جملہ اینٹیں ریزرو کرانے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اعلان ہذا پڑھ کر مطلع فرمائیں کہ کن کن اصحاب کو فوری طور پر اینٹیں درکار ہوں گی۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

چندہ سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ختم ہو چکا ہے۔ بہت سی مجالس کی طرف سے اجتماع کا چندہ ابھی تک نہیں آیا۔ اور مجالس کا ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جس کی طرف ابھی کچھ بقایا رہتا ہے۔ چونکہ اجتماع کے اخراجات کے بلوں کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔ اسلئے جملہ مجالس سے گذارش ہے کہ وہ براہِ کرم بقایا چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا حسابات صاف کئے جا سکیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری گذارش بخدمت اُمراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

محکمہ دار القضاء کے قیام کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ سرکاری عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کی وجہ سے بعض اوقات جو اخراجات وغیرہ برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ان سے احباب جماعت کو بچایا جائے۔ لیکن بعض مقدمات کی پیروی کیلئے احباب کو دور دراز مقامات سے مرکز میں آنا پڑتا ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی اور زیادتی کے ساتھ ساتھ لازمی طور پر تنازعات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ جن کا تصفیہ مرکزی دار القضاء اپنی کوشش کے باوجود بعض دفعہ جلد نہیں کر سکتا۔ یہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ مختلف جماعتوں میں مقامی قاضی مقرر ہوں۔ تا احباب کو اپنے تنازعات کے لئے کم از کم ابتدائی کاروائی میں سہولت ہو۔ اس کے لئے پہلے بھی الفضل میں اعلان کیا گیا تھا۔ مگر بہت تھوڑی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی تھی۔ اب امیر صاحبان اور صدر صاحبان خصوصاً ضلعوں اور صوبوں کے امراء صاحبان کی خدمت میں باادب درخواست ہے۔ کہ وہ پوری توجہ کے ساتھ اپنے حلقوں میں اس کا انتظام فرما کر دفتر ہذا کو اس سے اطلاع دیں۔ اگر ایک ماہ تک اس کے متعلق کاروائی ہو کر رپورٹ موصول ہو جائے۔ تو مناسب ہوگا۔

پس باستثناء بھارت کہ وہاں کی جماعتوں کا تعلق دار القضاء قادیان سے ہے۔ باقی تمام جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں باہمی تنازعات رفع کرنے کے لئے قاضی تجویز کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری حاصل کرنے کے لئے ان کے نام دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ منظوری ملنے کی اطلاع کے بعد ایسے صاحبان بطور قاضی جماعت کے باہمی ایسے تنازعات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جن کے فیصلہ کے لئے رائج الوقت سرکاری قانون کا توسط ضروری قرار نہیں دیا گیا۔ مثلاً مالی حقوق اور خلع و طلاق وغیرہ کے تنازعات کا تصفیہ اور لوکل قاضی صاحبان کے فیصلوں کے خلاف اپیل مرکز میں ہو سکے گی۔ سوائے اس کے کہ اپیلوں کے فیصلوں کے لئے بھی لوکل قاضی تجویز کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظوری حاصل کر لی جائے۔

قاضیوں کے انتخاب میں متقی۔ اسلامیات اور تعلیم احمدیت سے واقف احباب کا نام تجویز کیا جائے۔ اگر موزوں وکیل یا قانون دان صاحبان کو مقرر کیا جائے۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اگر کسی جماعت میں کسی وجہ سے ایک شخص کی بجائے دو یا تین دوستوں کا گروپ بطور قاضی تجویز کر لیا جائے۔ تو ان کا فیصلہ بھی ایک قاضی کا فیصلہ قرار پا کر قابل اپیل ہوگا۔

مگر یہ یاد رہے کہ جب تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ان کی تقرری کی منظوری نہ ہو جائے۔ اس وقت تک وہ بطور قاضی کسی جھگڑے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں آپکو فائدہ ہے

مسٹر چرچل کی وزارت پر برطانوی اخبارات کا ردِّ عمل

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ برطانوی اخبارات میں کابینہ کے بعض عہدوں پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے۔ بہت کم سیاسی نامہ نگاروں کو یہ توقع تھی کہ مسٹر چرچل زمانہ جنگ کی طرح وزارت عظمیٰ اور وزارت دفاع کا دوہرا بوجھ خود اٹھائیں گے۔ لیکن اخبار "آبزرور" کا بیان ہے کہ مسٹر چرچل کام کی زیادتی سے کبھی نہیں اکتائے۔ اگرچہ لارڈ اسمے کا وزیر منتخب ہونا تعجب انگیز نہیں۔ لیکن وزارت برائے امور دولت مشترکہ پر ان کے تقرر پر مختلف النوع تبصرے کئے جا رہے ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اس تقرر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسٹر چرچل اس وزارت کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اور دول مشترکہ کے دفاعی مسائل پر بہت زور دینا چاہتے ہیں۔

"آبزرور" نے اپنے اداریہ میں اس بات کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ کہ کنزرویٹو حکومت کو فوراً ہندوستان اور نوآبادیات کے متعلق اپنی پالیسی اور رویہ کی وضاحت کر دینی چاہیئے۔ اخبار نے مسٹر چرچل سے یہ سوال کیا ہے کہ بھارت کی آزادی کو ٹوری اور بالخصوص مسٹر چرچل حقیقی طور پر تسلیم کر چکے ہیں کہ نہیں۔ اور آیا ان کے ساتھ آزادانہ سطح پر تعاون کرنے کو تیار ہیں کہ نہیں۔

...پار طاقتی تجاویز کے متعلق عرب ممالک کا رویہ

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ دو سنڈے ٹائمز کا سفارتی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ا... عرب ممالک مصر کے ساتھ اپنی حمایت و ا... کے وعدہ پر قائم رہنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ لیکن عرب ممالک مشرق وسطیٰ کے طاقتور دفاعی ادارہ کی رکنیت سے حاصل ہونے والے مفاد کو بھی نظر انداز نہیں کرتے آبزرور کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ امریکہ۔ فرانس۔ اور ترکی اس ہفتے عرب حکومتوں اور اسرائیل کو مشرق وسطیٰ کی کمانڈ کے متعلق مراسلات ارسال کر رہے ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ ان سے کمانڈ میں شمولیت کے لئے نہیں کہا جائیگا کیونکہ عرب ممالک یقیناً ایسی درخواست مسترد کر دیں گے۔ تاہم امید ہے کہ اس طرح زیادہ دوستانہ فضا پیدا ہو جائے گی۔ نامہ نگار نے مزید لکھا ہے۔ کہ ادارے کے متعلق سرعت کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ اور فیلڈ مارشل سلم کی تجاویز پر چیفس آف سٹاف اس ہفتہ کے شروع میں غور کریں گے

لنڈن یونیورسٹی کی ایک کتاب میں پاکستانی نظامِ تعلیم کا ذکر

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ یہاں لنڈن یونیورسٹی کے تعلیمی انسٹی ٹیوٹ کے تعاون سے ایک کتاب "تعلیمی ایر بک برائے ۱۹۵۱ء" ابھی شائع ہوئی ہے۔ جس میں قدیم

نہر سویز کو قومی ملکیت بنایا جائے گا

قاہرہ ۲۹ اکتوبر۔ مصر کے مشہور اخبار "الاہرام" کی اطلاع ہے کہ نہر سویز کو قومی ملکیت میں لینے کا مسئلہ سرکاری حلقوں کے نزدیک اولین اہمیت کا حامل ہے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ برطانیہ اور مصر کے تنازعہ میں نہری کمپنی کا رویہ مصریوں کے لئے نہایت مایوس کن رہا ہے۔

کشمیر کے اخراجات سے ہندوستان کی کمر ٹوٹ جائیگی

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ ہندوستان کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر جان متھائی نے بتایا ہے کہ ہندوستان کشمیر کے دفاع پر ہر سال ۳۵ کروڑ سے ۴۰ کروڑ روپے تک صرف کر رہا ہے۔

نئی دہلی میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر متھائی نے بتایا کہ متحدہ ہندوستان میں دفاعی بجٹ کا زیادہ سے زیادہ تخمینہ ایک ارب ۱۰ کروڑ روپے تھا۔ لیکن ہندوستان اس وقت اپنے دفاع پر ایک ارب اسی کروڑ روپے صرف کر رہا ہے۔

انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دفاع پر بے پناہ خرچ ہندوستانی عوام کی کمر توڑ دے گا اور وہ اس کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکیں گے۔

پاکستان کی درآمد برآمد سے بڑھ جائیگی

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ گذشتہ کئی مہینوں سے پاکستان برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ مال بھیج رہا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ سال کے آخر میں پہلی مرتبہ تجارتی میزانیہ پاکستان کے حق میں ہوگا۔ برطانوی تجارتی بورڈ کے اعداد و شمار مظہر ہیں کہ اس سال کے پہلے آٹھ ماہ میں پاکستان نے برطانیہ سے ۱۱۲۰۰۰ پونڈ کا سامان زیادہ درآمد کیا تھا۔ لیکن پچھلے سال کے اس عرصہ میں یہ فرق ۹۵ لاکھ پونڈ کا تھا۔

اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کو برطانیہ سے مشینری سوتی کپڑے اور برقی سامان کی برآمد بڑھ گئی ہے۔ لیکن دیگر اشیاء مثلاً کیمیکلز اور گاڑیوں وغیرہ کی برآمد میں معتدبہ کمی ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ فولاد لوہے کی مصنوعات اونی اور ریشم کا سامان بھی پاکستان میں آیا۔

... زمانہ سے آج تک دنیا کے ہر حصہ میں تعلیم اور اخلاقیات کے باہمی تعلق پر تقریباً ہر زاویہ سے بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے مقالہ نگاروں میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کے سینیئر لیکچرار مسٹر عبد الغفار چودھری بھی شامل ہیں۔ ٭

امریکہ مصر کی تازہ صورت حالات کی وجہ سے سخت الجھن میں مبتلا ہے

واشنگٹن ۲۹ اکتوبر۔ یہاں کے سفارتی حلقوں کے بیان کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ اس الجھن میں مبتلا ہے کہ مصر کے سلسلہ میں وہ کیا رویہ اختیار کرے ــــ اخباری حلقوں میں مقبول اور ہردلعزیز کالم نویس کنسٹنٹائن براون رقمطراز ہے کہ "اقتصادی امداد کے وعدے اور مشرق وسطے کے دفاعی معاہدہ میں کلیدی حیثیت کی پیشکش قاہرہ کے عزائم میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ اس وقت امریکی مدبرین کے سامنے یہ سوال ہے کہ وہ مصر کو جو عزائم کے خلاف سخت رویہ اختیار کرکے مشرق وسطےٰ میں مزید بے چینی پیدا کرائیں ...... یا برطانیہ کو اس پر آمادہ کریں کہ زیادہ بہتر اس حکومت سے "مصالحت" کر لیجیے جو برطانوی افواج کے اخراج کو مصالحت کی اولین شرط قرار دیتی ہے

برطانیہ کا سب سے بڑا ڈومینین اور امریکہ کا ہمسایہ کنیڈا اپنے وزیر خارجہ کے الفاظ میں نہر سویز کے سلسلہ میں برطانیہ کی پوری طرح حمایت کرتا ہے لیکن اگر حفاظتی انتظامات پر امن طور پر کئے جا سکیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔"

امریکہ میں پالیسی قائم کرنے والوں کے نقطۂ نظر سے یہاں کی صورت حال ایران سے بالکل مختلف ہے۔ جہاں امریکہ نے برطانیہ کو اس پر راضی کر لیا تھا کہ طاقت نہ استعمال کی جائے۔ ایران میں برطانیہ کے فوجی وقار کا کوئی سوال نہ تھا۔

محکمہ خارجہ نے مصری سفیر عبدالرحیم بے کو امریکی رویہ سے مطلع کر دیا ہے۔ سفیر مذکور نے مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین پاشا سے روزانہ رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ پوری طرح برطانیہ کا حامی ہے

لیکن مصری حلقوں کو یقین ہے کہ امریکی قوم جو ابتک کوریا میں ہی الجھی ہوئی ہے اپنی حکومت کو مزید فوجی الجھن میں مبتلا ہونے کی اجازت نہیں دے گی۔ اور امریکہ کے سب سے بڑے یورپی حلیف کی مزید ذلت انہیں سخت ناگوار ہو گی۔

"شکاگو ٹربیون" نے امریکی وزیر خارجہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ ایران اور مصر پر اپنا تسلط قائم رکھنے کی کوشش میں برطانیہ کا وہ سرگرمی سے ساتھ دے رہے ہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر اکیسن اپنے کو برطانوی دفتر خارجہ کی شاخ کا افسر اعلےٰ تصور کرتے ہیں (استار)

تعمیر مکانات اور گرمی سردی سے بچاؤ

اِن پر کے موضوع پر پروفیسر ڈبلیو۔ سی یعقوبون آف ... لیف سی کالج آ... بروز منگل بتاریخ ۳۰ اکتوبر فضل عمر سائنٹفک سوسائٹی کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ساڑھے تین بجے تقریر فرمائیں گے دلچسپی رکھنے والے اصحاب سے شرکت کی درخواست ہے۔

سیکرٹری فضلِ عمر سائنٹفک سوسائٹی لاہور

مختصرات

خرطوم ۲۹ اکتوبر۔ سوڈان کے دستوری کمیشن نے کل اقوام متحدہ سے بذریعہ برقیہ درخواست کی ہے کہ سوڈان کی دستوری ترقی کی رپورٹ ...... کی نگرانی کے لئے ایک کمیٹی بھیجی جائے۔ اس برقیہ کی نقول وزیر اعظم مصر نحاس پاشا اور برطانوی دفتر خارجہ کو بھی بھیجی گئیں۔ (استار)

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ شیڈول کاسٹ فیڈریشن کے ایک ترجمان کو بتایا ہے کہ فیڈریشن عام انتخابات کے موقعہ پر حزب مخالف کی ترقی پسند جماعتوں سے اتحاد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ فیڈریشن سوشلسٹوں سے اتحاد کی بات چیت طے کر چکی ہے اور امید ہے کہ کسان مزدور پرجا پارٹی اور کرنٹک مزدور لوک پارٹی سے گفت و شنید جلد ہی شروع ہونے والی ہے۔

کلکتہ ۲۹ اکتوبر۔ ہندوستان کے عام انتخابات کے متعلق سوویٹ نظریہ جسے ماسکو ریڈیو نے نشر کیا ہے یہ ہے کہ عوام کی آواز کو دبانے کے لئے باقتدار طبقہ جمع ہونے لگا ہے۔ (استار)

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ غالباً مسز ارونا آصف علی ہیوان نمائندگان میں دہلی سے امیدوار ہوں گی معلوم ہوا ہے کہ انہیں "یونائیٹڈ پروگریسو بلاک" نامزد کرے گا جو اشتراکیوں کے زیر اثر ادارہ ہے۔ (استار)

قاہرہ ۲۹ اکتوبر۔ مصر کے محکمہ ٹاؤن پلیننگ کے ڈائرکٹر سراج الدین بے نے اعلان کیا ہے کہ مصر کے پہلے پہاڑی شہر مقطم ہلز کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مختلف تعمیری کاموں کے علاوہ تین ایکڑ زمین میں درخت بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ (استار)

٭ مسٹر چودھری نے اپنے مقالہ میں پاکستانی نظام تعلیم کا تذکرہ کیا ہے۔ (استار)